© rasailojaraid.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

کلمۃ الحرمین

حافظ عبدالحمید عامر

"اِنۡ کَانَتۡ اِلَّا صَیۡحَۃً وَّاحِدَۃً فَاِذَا ھُمۡ خَامِدُوۡنَ!"

لیکن، شرم سے ڈوب مرنے میں شاید کچھ آسانی رہے!

روزنامہ "پاکستان" اپنی ۹ رمارچ ۱۹۹۶ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:

"بھارت کے سابق وزیرِاعظم راجیو گاندھی کی بیوی سونیا گاندھی نے کہا ہے کہ ہم نے پاکستان میں اپنی ثقافت متعارف کرواکر ایسی جنگ جیتی ہے جو ہتھیاروں سے جیتنا ناممکن تھی۔ اب کی بار ہم نے پاکستان پر ایک ثقافتی یلغار کی ہے جس نے پاکستان کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ گزشتہ روز "جدید جنگ اور ہم" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جدید جنگوں کی حکمتِ عملی میں بھی تبدیلی آگئی ہے۔ اب سرحدوں پر لڑائی نہیں لڑی جاتی، بلکہ اب نظریاتی جنگوں کا دَور ہے۔ برِّصغیر پاک و ہند کو چند مذہبی جنونیوں نے اپنے مقاصد کے لیے دو حصوں میں تقسیم کیا تھا، مگر آج حقائق گواہ ہیں کہ ہم نے اس اسلامی ملک میں اپنی ثقافت متعارف کرواکر دو قومی نظریے کو پاش پاش کر دیا ہے۔ آج پاکستان کا بچہ بچہ ہندوستانی ثقافت کا دلدادہ ہے —— اور تو اور، اب پاکستانی ٹیلویژن بھی ہمارے مذہبی رقص بڑے فخر سے دکھا کر ہمارا کام آسان کر رہا ہے —— اب ہمیں پاکستان کو ہتھیاروں سے نشانہ نہیں بنانا پڑے گا اور مجھے یقین ہے کہ کچھ عرصہ بعد ایک دھکے سے پاکستان ٹوٹ پھوٹ جائے گا!"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سونیا گاندھی کا یہ بیان پڑھ کر ہمیں تاریخ اسلام کا ایک واقعہ یاد آگیا ہے، مسلمان ایک عیسائی شہر پر حملہ آور ہونے والے تھے کہ شہر کے عیسائی پادری کی تجویز پر اسلامی سپاہ کے رستے میں حائل ایک پل پر برہنہ، فاحشہ عورتوں کی ایک جماعت متعین کر دی گئی —— پادری کو یقین تھا کہ اگر کوئی ایک مسلمان سپاہی بھی اس سازش کا شکار ہو کر بدکاری کا مرتکب ہو گیا تو شہر مسلمانوں کے ہاتھوں فتح نہ ہو سکے گا —— ادھر مسلمان امیرِ لشکر نے جب یہ صورتِ حال دیکھی تو معاملہ کی تہ تک پہنچ گیا —— اس نے بآوازِ بلند آیتِ قرآنی تلاوت کرنا شروع کی:

"قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ —— الآیۃ!" (النور: ۳۰)

"مومنوں سے کہہ دیجئے، اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں!"

اب وہ مسلمان ہی کیا جو حکمِ قرآنی پر توجہ نہ دے؟ —— سپاہیوں کی نگاہیں فوراً جھک گئیں، لیکن پیش قدمی جاری رہی، حتیٰ کہ آخری مسلمان سپاہی بھی پل پر سے بسلامت پار گزر گیا، اور کسی کو خبر تک نہ ہو سکی کہ ان کے لیے یہاں کونسا دام فریب پھیلایا گیا ہے —— پادری جو شہر کی فصیل پر کھڑا یہ سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا، اپنے فوجیوں کی طرف متوجہ ہو کر اچانک چلّایا:

"بے کار جانیں ضائع کرنے کی ضرورت نہیں، شہر کی چابیاں اپنے ہاتھوں مسلمانوں کے حوالے کر دو، تم یہ شہر فتح کرنے سے انھیں نہیں روک سکو گے!"

سونیا گاندھی نے یہ کوئی انکشاف نہیں کیا. کفر کا طریقہ واردات ہی یہ رہا ہے کہ وہ جب مسلمان کی تلوار کی تاب نہیں لا سکتا تو اسے اخلاق و کردار کے لحاظ سے دیوالیہ بنانے کی سوچتا. اس کے عقیدہ پر حملہ آور ہوتا اور اس کے ایمان پر ڈاکہ مارنے کی کوشش کرتا ہے. —— اسے معلوم ہے کہ جب تک مسلمان ایمانی قوت سے مسلح ہے. دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اسے شکست نہیں دے سکتی —— اس کے برعکس اِدھر وہ اسلامی اخلاق و کردار سے تہی دامن ہوا اور قوتِ ایمانی وضعفِ اعتقاد کا شکار ہوا، اُدھر نصرتِ الٰہی نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا ـــــ افسوس تو اس مسلمان پر ہے جو کفر کی اس سازش کا شکار ہوتا ہے، اور اپنی کتابِ ھُدٰی کا یہ سبق فراموش کر بیٹھتا ہے:

"وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ" (آلِ عمران: ۱۳۹)

"غالب تمھی رہو گے، بشرطیکہ تم ایمان دار ہو!"

شروع شروع میں جب ریڈیو منظرِ عام پر آیا تو ہمارے علماء نے اس پر یہ تبصرہ کیا کہ اس میں شیطان بولتا ہے ـــــ اس پر ترقی پسندوں نے جہاں انھیں دقیانوس ہونے کا طعنہ دیا، وہاں اس کے جواز پر یہ دلیل بھی پیش کی کہ ریڈیو پر تلاوت قرآن بھی ہوتی ہے، تقریریں بھی، اور خبریں بھی سننے کو ملتی ہیں ـــــ علماء نے کہا بھی کہ "اگر اس پر تلاوتِ قرآن نہ ہو تو تم اس کی طرف متوجہ کیسے ہو سکو گے اور اسے اپنے گھروں میں کیوں رکھو گے؟" ـــــ لیکن ان کی یہ صدا بہ صحرا ثابت ہوئی ـــــ ریڈیو میں شیطان واقعی بولنے لگا ـــــ دن رات، چوبیس گھنٹے، آٹھوں پہر! ـــــ حتّٰی کہ ٹی وی معرضِ وجود میں آگیا، اب شیطان صرف بولتا ہی نہ تھا، ننگا ناچنے بھی لگا ـــــ دیکھتے ہی دیکھتے پوری قوم طاؤس و رباب کی تانوں میں کھو گئی اور فحاشی و بدمعاشی کے سیلاب میں ڈوب ڈوب کر ابھرنے اور ابھر ابھر کر ڈوبنے لگی، حتّٰی کہ خود مولویوں کے مکانوں کی چھتوں پر بھی انٹینے، ڈش انٹینے نظر آنے لگے ـــــ اب بےحیائی مکمل طور پر جائز ہو چکی تھی اور جس شریعت میں تصویر تک حرام تھی، اسی شریعت کے حاملین اب بہنوں، بیٹیوں اور ماؤں کی معیت میں فلمیں دیکھنے لگے۔ محوِ رقص و سرود ہوئے ـــــ ٹی وی کی افادیت میں اضافہ ہوا، اب گھر بیٹھے پوری دنیا میں کھیلے جانے والے کرکٹ میچ بھی دیکھے جا سکتے ہیں اور کھلاڑیوں کے علاوہ تماشائی مردوں کے ساتھ بےغیرت مسلمان عورتوں کے بھنگڑے بھی ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں ـــــ حتّٰی کہ انھی کی سُرتال، لچک مٹک اور لپک دھمک کی مطابقت میں خود بھی شوقِ اچھل پھاند فرمایا جا سکتا ہے!

انڈیا سے پاکستانی کھلاڑیوں کے میچ ہارنے کے دوسرے ہی دن ایک عجیب گفتگو سننے میں آئی ـــــ ایک صاحب نے خوش طبعی سے کام لیتے ہوئے دوسرے صاحب سے کہا: سنا ہے آپ میچ ہار گئے ہیں؟ جواباً وہ چمک کر بولے، جی ہاں! آپ جیت گئے ہیں، ہم ہار گئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں! ــــ پہلے صاحب بولے: ہم تو کھیلے ہی نہیں، لہٰذا نہ جیتے ہیں، نہ ہارے ہیں ــــ ہاں آپ ضرور جیتے بھی ہیں اور ہارے بھی ہیں، اس لیے کہ کھیل کے دوران نماز نہ ہندوؤں نے پڑھی، نہ آپ نے پڑھی! ــــ وہ بھی کھیلتے رہے، آپ بھی کھیلتے رہے! ــــ وہ بھی ناچتے رہے، آپ بھی ناچتے رہے! ــــ فرق صرف یہ ہے کہ وہ جیتنے کے بعد ناچے، آپ ہارنے کے باوجود ناچے ــــ دوسرا فرق یہ ہے کہ وہ مندروں میں ناچتے ہیں، آپ درباروں پر ناچتے ہیں ــــ وہ بھی گھنگھرو باندھتے ہیں، آپ بھی گھنگھرو باندھتے، کوکے پہنتے، دھمالیں ڈالتے ہیں ــــ ان کی بھی یہ عبادت ہے، آپ کی بھی یہ عبادت ہے! ــــ رہی ثقافت، تو رنڈیاں وہ بھی نچاتے ہیں، رنڈیاں آپ بھی نچاتے ہیں ــــ فلمیں وہ بھی تیار کرتے، دیکھتے ہیں، فلمیں آپ بھی تیار کرتے اور دیکھتے ہیں ــــ ٹی وی، وی سی آر پر دھنیں وہ بھی بجاتے، جھومتے، مٹکتے اور گاتے ہیں، آپ بھی ان سے پیچھے نہیں! ــــ

قرآنِ مجید میں ہے:

"وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ!" (المائدۃ: ۵۱)

"جو کوئی تم (مسلمانوں) میں سے ان (کفار) سے دوستی رکھے گا، تو وہ بھی انہی میں سے ہے!"

ــــ اب بتلایئے، جیتا کون ہے اور ہارا کون؟

یہ گفتگو سن کر ہمیں اس کافر عورت کا مذکورہ بیان یاد آگیا ــــ چنانچہ جب صورتِ حال یہی ہے کہ

سہ وضع میں ہیں یہود و نصاریٰ تمدّن میں ہنود
ہم ایسے مسلماں ہیں کہ جنھیں دیکھ کے شرمائیں یہود!

تو سونیا گاندھی "دو قومی نظریہ" کے پاش پاش ہونے کی اطلاع کیوں نہ دے؟ برِصغیر کی تقسیم کو احمقانہ حرکت، اور ہمارے قومی لیڈروں کو "مذہبی جنونیوں" کا نام کیوں نہ دے؟ ــــ اس ملک پاکستان کی خاطر جو ان گنت جانی، مالی اور عزت و عصمت کی قربانیاں دی گئی تھیں، ان کی ہنسی کیوں نہ اُڑائے، ان شہیدوں کی شہادت پر قہقہے کیوں نہ لگائے اور ایک ہی دھکے سے پاکستان کی ٹوٹ پھوٹ کی اطلاع کیوں نہ دے؟ ــــ یہ دھکا انڈیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی جانب سے بے شک نہ لگے ،جب کوئی قوم بداعمالیوں میں مبتلا ہو جاتی ہے تو عذاب آسمانوں سے بھی نازل ہو جایا کرتا ہے :

"وَمَآ اَنۡزَلۡنَا عَلٰى قَوۡمِهٖ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ مِنۡ جُنۡدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنۡزِلِيۡنَ ۝ اِنۡ كَانَتۡ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمۡ خٰمِدُوۡنَ"

(یٰس : ۴۸ - ۴۹)

"اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر کوئی لشکر نہیں اتارا، اور ہمیں اتارنے کی ضرورت بھی نہ تھی ___ وہ تو صرف ایک ہی (آتشیں) چنگھاڑ تھی، سو وہ ناگہاں (اس سے) بجھ کے رہ گئے!"

اے طاؤس ورباب کے دلدادہ، اپنے عظیم اسلاف کے ناخلف جانشینو! موجودہ حالات میں تم نے مرنے پر کمر ہمت تو باندھ ہی لی ہے ___ بہتر یہ ہے کہ ایک ہندو عورت کا یہ بیان پڑھ کر شرم سے ڈوب مرو، شاید اس میں نسبتاً کچھ آسانی رہے! ___ العیاذ باللہ!

○ ہمارے ہاں تمام جید علماء اہلحدیث کی تقاریر۔

○ دنیا بھر کے قراء کرام اور ائمہ مسجد الحرام، و ائمہ مسجد النبویؐ شریف کی تلاوتیں۔

○ شعراء اسلام کی نظموں کی کیسٹیں۔

○ نیز عرب شیوخ کے دروس کی کیسٹیں دستیاب ہیں۔

منجانب : اہل حدیث یوتھ فورس ضلع جہلم (شعبہ دعوت و تبلیغ)

پروپرائیٹر: ضیاء الرحمان یزدانی۔

انچارج اثریہ کیسٹ ہاؤس جامعہ علوم اثریہ، اثریہ روڈ جہلم

اثریہ کیسٹ ہاؤس، متصل جامع مسجد اہل حدیث، چوک اہل حدیث جہلم

فون : ۲۰۸۲۔ ۳۶۷۰ فیکس : ۴۸۷۰

© rasailojaraid.com